© rasailojaraid.com

عطا فرمایا تھا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ وہاں حضورؐ کو ایسے اسرار کی تعلیم دی گئی جو امت سے مخفی رکھنے کے لیے تھی۔ سورۂ تکویر میں صاف فرمایا گیا ہے کہ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔" اور وہ (ہمارا رسول) غیب پر بخیل نہیں ہے"۔ یعنی جو غیب کے علوم اُس کو دیے گئے ہیں وہ انہیں چُھپا کر رکھنے والا اور انہیں اپنے تک محدود رکھ کر بخل کرنے والا نہیں ہے۔ یہی بات سورۂ جن کی آخری دو آیتوں میں فرمائی گئی ہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسول پر اپنے غیب کا جو علم ظاہر فرماتا ہے وہ تبلیغِ رسالت کے لیے ہوتا ہے۔ اور یہی بات سورۂ مائدہ کی آیت ۶۷ میں ارشاد ہوئی ہے کہ اے رسول، جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو۔ صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی خاص تعلیم مخفی طور پر حضورؐ نے آپ کو دی تھی؟ انہوں نے برسرِ منبر اس کا انکار فرمایا اور اپنی تلوار کے نیام میں سے چند شرعی احکام نکال کر لوگوں کو بتائے جو انہوں نے حضورؐ سے سُن کر لکھ لیے تھے۔

وحی مَتلُو کے علاوہ اگر اُس موقع پر کوئی تعلیم حضورؐ کو وحی غیر متلو کے طور پر دی گئی ہوگی تو لازماً وہ اسلامی نظام کو نافذ کرنے اور دینِ حق کو قائم کرنے کی حکمت ہی ہو سکتی تھی، جس کے اظہار کا موقع عنقریب ہجرت کے بعد حضورؐ کو ملنے والا تھا۔ یہ حکمت حضورؐ کے اُس پورے کارنامے میں بھی ظاہر ہوگئی جو مدینہ طیبہ کی دس سالہ زندگی میں آپ نے انجام دیا۔ اور یہ اُن احکامِ امر و نہی، اُن مواعظ و نصائح اور اُن قولی و عملی ہدایات میں بھی ظاہر ہوئی جن سے آپؐ نے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی۔ ایسے اسرار و رموز اور اذواق و مواجید کا کوئی ثبوت ہمیں سنّت میں نہیں ملتا جن کی تلقین امّت سے مخفی رکھ کر کسی خاص شخص یا مخصوص اشخاص کو فرمائی گئی ہو۔

جہاں تک دیدارِ الٰہی کا تعلق ہے اس کے بارے میں سوال بچشمِ سر دیکھنے کا تھا، اور معتبر احادیث کی رُو سے حضورؐ نے اسی کا انکار فرمایا تھا۔

۱۔ دین و شریعت کی تشریح کے متعلق ایک سوال
۲۔ احکامِ عُمرہ و حج کے متعلق ایک سوال

سوال:۔ (۱) تفہیم القرآن جلد چہارم سورۂ الشوریٰ کے حاشیہ ۲۰ صفحہ ۴۸۸۔ ۴۸۹ پر آپ نے

© rasailojaraid.com